جناب احسان دانش

آگ

اس آگ سے دے پناہ یارب! ــ یہ آگ بڑی ہی پُرخطر ہے
ہے آبلہ پا، صبائے گلشن ــ ہر پھول میں حدتِ شرر ہے،
دھندکے ہوئے ہیں الاؤ لاکھوں ــ جھُوبَل پہ ہواؤں کا سفر ہے
گرمی سے سُندھر رہی ہیں راتیں ــ سنولایا ہوا رُخِ سحر ہے
آنکھوں میں لپک رہے ہیں لُو کے ــ سینوں کی متاعِ نو، شرر ہے
وہ آگ بنا ہے جس سے ابلیس ــ ابنائے جنوں میں معتبر ہے،
ایماں کی چتاؤں کے دھوئیں سے ــ تاریک فضائے بام و در ہے۔
تپ تپ کے پگھل گئے عقائد ــ مقبول، شعورِ شعلہ ور ہے
اخلاق کے جل رہے ہیں خرمن ــ اشرار کا جوش باڑھ پر ہے۔
لوہے کی زباں پہ فیصلے ہیں ــ شعلوں کی اڑان چرخ پہ ہے
ایٹم ہو کہ ماہ سیر راکٹ ــ ان سب کا مدار آگ پر ہے!
ہے جس سے سیاہ چہرۂ علم ــ اس آگ کا روشنی میں گھر ہے
عاجز ہیں یہاں شہابِ ثاقب ــ پروازِ عقابِ شعلہ گر ہے۔
خود کار سلاحِ نو کا سہرا، ــ بیداریٔ عصرِ نو کے سر ہے
دنیا کو لپیٹ میں نہ لے لے ــ گردوں پہ جو آگ کا سفر ہے،
موجودہ معاشرے میں دانشؔ ــ شیطان کا کام کس قدر ہے؟
لیکن کوئی کہہ رہا ہے مجھ سے ــ شعلوں کی حیات مختصر ہے!!